سوال

کیا مطلقہ عورت دوران عدت دروس اور تقاریر اور سیر و تفریح کے لیے گھر سے باہر نکل سکتی ہے، کیونکہ وہ غریب الدار ہے اور اس کے خاندان کا کوئی شخص نہیں جو اس کی معاونت کر سکتا ہو، اور کیا بچوں کو عربی زبان کی تعلیم دینے کے لیے نکل سکتی ہے برائے مہربانی تفصیلی جواب دیں کیونکہ اکیلے گھر میں رہنا بہت مشکل ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

طلاق رجعی والی عورت کو خاوند کے گھر عدت گزارنا واجب ہے؛ اور خاوند کے لیے اسے اپنے گھر سے نکالنا جائز نہیں؛ صرف اسی صورت میں وہ اسے اپنے گھر سے نکال سکتا ہے جب وہ عورت کوئی واضح فحش کام کی مرتکب ہوئی ہو، اور اگر خاوند اسے نکالتا بھی ہے تو بیوی کے لیے وہاں سے نکلنا حلال نہیں

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دو اور عدت کو شمار کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو جو تمہارا پروردگار ہے، انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر کوئی فحاشی کا کام کریں الطلاق (1).

لیکن طلاق بائن یعنی جسے تین طلاقیں ہو چکی ہوں تو ایسی عورت اپنے میکے میں عدت گزار سکتی ہے، اور سے یہ بھی حق ہے کہ اگر وہاں دونوں میں خلوت نہ ہو تو خاوند کے گھر میں بھی عدت گزار سکتی ہے

دوم :

طلاق یافتہ عورت کا دوران عدت گھر سے نہ نکلنے میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے

جمہور علماء کرام کے ہاں تو وہ بیوہ کی عدت کی طرح ہی ہے وہ صرف رات کے وقت ضرورت کے باعث گھر سے نکل سکتی ہے، اور دن کے وقت حاجت کے باعث جا سکتی ہے

لیکن دوسرے فقہاء کا کہنا ہے کہ طلاق یافتہ عورت کے لیے ایسا لازم نہیں، بلکہ اسے وہ دوسری بیویوں کی طرح باہر جا سکتی ہے

شرح منتہی الارادات میں درج ہے :

" اور رجعی طلاق والی عورت دوران عدت طلاق دینے والے خاوند کے گھر میں رہنے میں بیوہ کی عدت کی طرح ہی ہے لیکن عدت میں اس بیوہ کی عدت جیسی نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں.

چاہے طلاق دینے والا خاوند اسے وہاں سے نکل جانے کی اجازت دے بھی دے، یا اجازت نہ دے تو بھی وہ وہاں سے نہیں نکل سکتی؛ کیونکہ یہ عدت کے حقوق میں شامل ہوتا ہے، جو کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا حق ہے، اس لیے خاوند کو عورت کے حق کو ساقط کرنے کا کوئی حق نہیں؛ اسی طرح بیوی کی عدت کو بھی ساقط نہیں کرسکتا " انتہی

دیکھیں: شرح منتہی الارادات (206/3).

مزید تفصیل کے لیے آپ فتح القدیر (343/4) اور مواھب الجلیل (164/4) اور مغنی المحتاج (106/5) کا مطالعہ کریں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور یہ دوسری بیویوں سے کئی ایک مسائل میں فرق رکھتی ہے، جن میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ مسکن کو لازم پکڑے گی اور وہ بیوہ کی طرح گھر میں ہی رہے گی دن اور رات کے وقت بغیر کسی ضرورت اور حاجت کے باہر نہیں جائیگی، لیکن دوسرے کی بیویوں کے لیے گھر میں ہی رہنا لازم نہیں، لہذا وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ملنے اور کسی سہیلی کو ملنے جا سکتی ہے

اس طرح گھر میں رہنے کے مسئلہ میں یہ عام بیویوں سے زائد شدید ہوگی، لیکن عرف اور عادت یہی ہے کہ جب طلاق ہو جاتی ہے تو عورت اپنے میکے چلی جاتی ہے، لیکن ایسا حرام ہے جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کوئی واضح فحش کام کریں الطلاق (1).

لہذا وہ عدت ختم ہونے تک باہر نہ نکلے، مذہب یہی ہے کہ اگر خاوند اجازت بھی دے تو بھی نہیں

دوسرا قول یہ ہے کہ:

" اس کے لیے اپنا مسکن لازم نہیں؛ یعنی وہ دوسری بیویوں کی طرح ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے بعل یعنی خاوند کا نام دیا ہے، تو اس لیے وہ اس کی بیوی ٹھری اور جب تک وہ بیوی ہے تو وہ بھی دوسری بیویوں کی طرح ہوگی دن اور رات کے وقت گھر سے نکل سکتی ہے اس کے لیے گھر میں ہی رہنا لازم نہیں

اور فرمان باری تعالی " اور وہ خود بھی نہ نکلیں " سے جو علماء نے استدلال کیا ہے اس سے مراد خروج مفارقت ہے اور کسی سبب کے باعث نکلنا مراد نہیں، اور صحیح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (187/13).

جمہور فقہاء کرام کی دلیل مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" میری خالہ کو طلاق ہوگئی تو وہ اپنی کھجوریں توڑنے گئیں تو ایک شخص نے انہیں ڈانٹا کہ وہ دوران عدت باہر کیوں کو نکلی ہے، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور یہ قصہ بیان کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیوں نہیں تم اپنی کھجوریں جا کر توڑوں اور ان کی دیکھ بھال کرو، ہو سکتا ہے تم اس سے صدقہ کرو یا کوئی اور نیکی کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1483).

سبل السلام میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھا گیا ہے :

" یہ حدیث طلاق بائن والی عورت کےلیے دوران عدت دن کے وقت ضرورت وحاجت کی خاطر گھر سے باہر نکلنے کی دلیل ہے ، لیکن بغیر ضرورت وحاجت گھر سے نکلنا جائز نہیں

کچھ علماء کرام کا کہنا ہے کہ دن اور رات کے وقت عذر اور حاجت کی خاطر نکلنا جائز ہے؛ مثلا گھر منہدم ہونے کا خدشہ ہو تو، اور اسی طرح پڑوسی اذیت وتکلیف دیتے ہوں تو وہ گھر سے نکل سکتی ہے ، یا پھر اس سے شدید اذیت ہوتی ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

تم انہیں ان کے گھر سے مت نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں ، الا یہ کہ وہ کوئی واضح فحش کام کریں .

اس فحش کام کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ وہ خاوند کے رشتہ داروں کے خلاف بدزبان اور فحش زبان استعمال کرتی ہو

اور بیوہ کی عدت پر قیاس کرتے ہوئے ایک گروہ کی رائے ہے کہ مطلقا دن کے وقت نکلنا جائز ہے ، رات کو نہیں نکل سکتی ، یہ کسی پر مخفی نہیں کہ مذکورہ حدیث میں گھر سے باہر نکلنے کی جو علت بیان ہوئی ہے وہ ان کے صدقہ کرنے یا کوئی اور نیکی کا کام کرنے کی امید ہے ، اور گھر سے باہر نکلنے کا یہ عذر بیان ہوا ہے ، لیکن عذر کے بغیر نکلنے کی کوئی دلیل نہیں " انتہی

دیکھیں : سبل السلام (296/2).

حاصل یہ ہوا کہ : آپ کےلیے ضرورت وحاجت کی خاطر دن کے وقت نکلنا جائز ہے؛ مثلا ضرورت کی اشیاء اور سامان کی خریداری یا تعلیم وغیرہ دینے کےلیے یا ملازمت کے جانا اور ضروری قسم کے دروس میں حاضر ہونا جائز ہے؛ لیکن سیر وتفریح کےلیے باہر جانا جائز نہیں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

130775